

12397 - بنك ملازمين كو ريٲائر منٲ پر ملنے والی رقم

سوال

ايك دوست كا سوال ہے كه: اس كا والد سودی بنك ميں ملازم ہے اور ريٲائر ہونے كے قريب ہے، اور اسے بنك كے مال سے ريٲائرنمنٲ كے موقع پر كچھ رقم دی جائے گی، تو اس رقم كا حكم كيا ہے ؟
اور ريٲائرنمنٲ كے بعد حاصل ہونے والی پنشن كا حكم كيا ہے ؟ (یہ علم ميں رہے كه اسے ماہانہ پنشن اجتماعي انشورنس ادا كریے گی، جو كه ملازمت والی كمپنی - ہماری موجودہ حالت ميں وہ بنك ہے - وہ بنك كے ذريعہ ملازم كی تنخواہ ميں سے اجباری طور پر كچھ تنخواہ كاٲتے رہے تا كه ريٲائرنمنٲ كے بعد پنشن دی جائے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ميں نے اپنے شيخ اور استاد عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى سے سودی بنك سے ريٲائرنمنٲ پر ملنے والی رقم كے متعلق دريافت كيا تو انہوں نے مجھے جواب ديا:

اس كے ليے اس مدت كے مقابلہ ميں ليٲنا جائز ہے جس ميں اسے حرمت كا علم نہيں تھا اور اس نے سودی بنك ميں ملازمت كی، اور حرمت كا علم ہونے كے بعد والی مدت كا معاوضہ ليٲنا جائز نہيں.

مثلا: فرض كريں كه اس نے تيس برس بنك ميں ملازمت كی اور اسے بيس برس تك حرمت كا علم نہ ہوا، پھر اسے حكم كا علم ہوا اور وہ دس برس اور ملازمت كرتا رہا، تو اس كے ليے بيس برس كی رقم ليٲنی جائز ہے، اور آخری دس برس كی نہ ليے.

اور اولاد كے بارہ ميں گزارش ہے كه: اگرچہ ان كے والد كی كمائى حرام ہے ليكن ان كے ليے اپنے والد كے مال سے ضرورت كے مطابق رقم ليٲنی حلال ہے، كيونكه ان كا نان و نفقہ والد پر واجب ہے، اور حرام كمائى كا گناہ والد كے ذمہ ہے، ليكن وہ اسے نصيحت كريں اور رقم ليٲنے ميں فراخ دلی سے كام نہ ليں.

والله اعلم .